شرکۃ الأملاک

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیائے مدینہ، ماہی والا، لیہ

(دوسری قسط)

(نوٹ: اس مضمون کی پہلی قسط دسمبر ۲۰۱۶ کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے، دوسری قسط کی موصولی میں تاخیر کے سبب جنوری ۲۰۱۷ کے شمارہ میں آپ اس کی دوسری قسط ملاحظہ نہ فرما سکے، جواب پیش خدمت ہے)

....

عرصہ ء دراز ایک ساتھ رہنے والے بھائی باپ کا ترکہ جب تقسیم کریں گے تو بلا تفریق عمل و، رائے برابر بانٹیں گے۔

بالعموم اکٹھے رہنے والے بھائی !باپ کی وفات کے، بعد ترکہ تقسیم کئے بغیر حسب صلاحیت واستعداد اپنے ذمہ کام لیکر ایک مدت تک ایک ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں، باپ کے ترکہ میں اگر انہیں کھیت ملے تو کاشتکاری کے عمل کو تقسیم کر لیتے ہیں اور ہر ایک اپنی توانائی اور ہنرمندی کے مطابق کام چن لیتا ہے، مثلاً ایک بھائی کھیت کو مختلف النوع آلات زراعت کی مدد سے قابل کاشت بنا سکتا ہے تو دوسرا بھائی تخم ریزی اور زہر پاشی کے طریقوں سے بخوبی آشنا ہوتا ہے، تیسرا بھائی نرا اناڑی ہونے کے باعث ''پوہ'' کے مہینوں میں نصف شب بیتنے کے بعد نہری ٹھنڈے یخ پانی میں ننگے پیر رکھنے کی زحمت برداشت کرتے ہوئے کھیتوں کو سیراب کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

علی ھذاالقیاس !اگر کسی کا باپ بزنس مین تھا یا اس کی کسی قسم کی ورکشاپ تھی تو باپ فوت ہونے کے بعد سب بھائی ملکر جب کام کریں گے تو یکسانیت کے طور پر نہیں کر سکتے بلکہ ہنرشناسی کے مراتب کے لحاظ سے کریں گے اور لامحالہ ہر عمل کی قدر یکساں نہیں ہوتی، ایسے ہی رائے میں تفاوت ہوتا ہے ایک بھائی اس قدر صائب الرائے ہوتا ہے کہ باقی بھائیوں کے عمل کی بنسبت اس کی تجویز زیادہ مفید ہوتی

ہے چہ جائیکہ کسی کا مشورہ نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے۔

اسی پس منظر میں اگرچہ کچھ بھائی مل کر اپنے باپ کے ترکہ میں ایک عرصہ کام کریں، پھر انہیں جو کچھ مال حاصل ہو تو عمل اور رائے کے تفاوت کی بنا پر تقسیم میں اختلاف نہیں کریں گے، بلکہ تمام بھائی برابر حصہ لیں گے ان میں سے جو بھائی زیادہ دانا اور کام چلانے کا ماہر تھا یا اس کی وجاہت دوسروں سے زیادہ تھی تو وہ اناڑی اور مزدور نما بھائی کے برابر حصہ لے گا۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

يَقَعُ كَثِيْرًا فِي الْفَلَّاحِيْنَ وَنَحْوِهِمْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَمُوْتُ فَتَقُوْمُ اَوْلَادُهٗ عَلٰى تَرِكَتِهٖ بِلَاقِسْمَةٍ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَامِنْ حَرْثٍ وَ زِرَاعَةٍ وَبَيْعٍ وَشِرَاءٍ وَاسْتِدَانَةٍ وَنَحْوِذٰلِكَ وَتَارَةً يَكُوْنُ كَبِيْرُهُمْ هُوَالَّذِيْ يَتَوَلّٰى مُهِمَّاتِهِمْ وَيَعْمَلُوْنَ عِنْدَهٗ بِاَمْرِهٖ وَكُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ الْاِطْلَاقِ وَالتَّفْوِيْضِ لٰكِنْ بِلَاتَصْرِيْحٍ بِلَفْظِ الْمُفَاوَضَةِ وَلَابَيَانِ جَمِيْعِ مُقْتَضِيَاتِهَامَعَ كَوْنِ التَّرِكَةِ اَغْلَبُهَااَوْ كُلُّهَا عُرُوْضٌ لَا تَصِحُّ فِيْهَاشَرِكَةُ الْعَقْدِوَلَاشَكَّ اَنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ خِلَافًالِمَااَفْتٰى بِهٖ فِيْ زَمَانِنَامَنْ لَاخِبْرَةَ لَهٗ بَلْ هِيَ شَرِكَةُ مِلْكٍ كَمَاحَرَّرْتُهٗ فِيْ تَنْقِيْحِ الْحَامِدِيَّةِ ثُمَّ رَاَيْتُ التَّصْرِيْحَ بِهٖ بِعَيْنِهٖ فِيْ فَتَاوَى الْحَانُوْتِي فَاِذَاكَانَ سَعْيُهُمْ وَاحِدًاوَلَمْ يَتَمَيَّزْمَا حَصَّلَهٗ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِعَمَلِهٖ يَكُوْنُ مَاجَمَعُوْهُ مُشْتَرَكًابَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَاِنِ اخْتَلَفُوْا فِي الْعَمَلِ وَالرَّاْيِ كَثْرَةً وَصَوَابًا كَمَااَفْتٰى بِهٖ فِي الْخَيْرِيَّةِ

کاشتکاروں (اور دیگر اہل پیشہ سے متعلق) کثیر مرتبہ ایسا واقع ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک فوت ہوجاتا ہے اور اس کی اولاد ترکہ تقسیم کئے بغیر اس پر قائم رہتی ہے اور اس میں کاشتکاری اور بیع وشراء، اس جیسے دیگر (معاملات کرتی رہتی ہے) اور کبھی ان میں سے بڑا تمام مہمات سنبھال لیتا ہے اور باقی سب اس کے امر سے کام، کاج کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ علی وجہ الاطلاق وتفویض، بلاتصریح صیغہ مفاوضہ کے ہوتا ہے اور نہ مفاوضہ کے تمام مقتضیات ذکر کئے جاتے ہیں حالانکہ اکثر یا مکمل ترکہ سامان ہوتا ہے اور عروض میں تو ویسے ہی ''شرکۃ عقد'' غیر صحیح ہے۔ اس میں یہ بھی گنجائش نہیں کہ یہ ''شرکۃ مفاوضہ'' ہو بخلاف ہمارے ان معاصرین کے جو اس امر سے بے خبر تھے اور اس سے متعلق انہوں نے ''شرکۃ مفاوضہ'' کا فتویٰ دیا حالانکہ یہ ''شرکۃ ملک'' ہے اور یہ مسئلہ میں نے ''تنقیح الحامدیہ'' میں تحریر بھی کیا ہے (کہ بھائیوں کی اس طرح شرکت ملک ہے) بعدازاں میں نے

بعینہ اسی طرح تصریح ''فتاوی حانوتی'' میں دیکھی کہ ''جب بھائیوں کی سعی واحد ہواور جو کچھ انہیں اپنے عمل سے حاصل ہواس میں کوئی فرق نہ کریں تو جو کچھ انہوں نے جمع کیا وہ ان کے مابین برابر برابر مشترک ہوگا اگرچہ عمل اور رائے میں کثرت اورصحت کے لحاظ سے اختلاف ہو جیسا کہ ''خیریہ'' میں فتویٰ دیا گیا ہے۔ (فتاویٰ شامی:۳/۳۷۰،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

بڑا بھائی چھوٹے بھائیوں کی جائداد میں ہر قسمی تصرف نہیں کرسکتا۔

بعض اوقات باپ کے ترکہ سے ملنے والے مال وعروض وغیرہ کو بھائی آپس میں بہت عرصہ تک تقسیم نہیں کرتے اور دریں اثنا انہیں اور بہت کچھ مال حاصل ہو جاتا ہے،طویل المیعاد اکٹھے رہنے والے بھائیوں میں سے اگر کوئی بھائی فقط اپنی مرضی سے سب کی جائداد مکمل طور یا ایک خاص حصہ فروخت کرنا چاہے یا کسی بے سہارا کو گھر بنانے کے لئے ایک آدھ مرلہ بطور ہبہ دینا چاہے،مذہبی ادارہ یا مسجد کے لئے سب کی جائداد سے بحصہ برابر ثواب کی نیت سے دینا چاہے تو ہرگز نہیں دے سکتا،اپنے حصہ میں تو اس طرح تصرف کرسکتا ہے،دوسرے بھائیوں کی جائدا میں ہرگز نہیں ،مشترکہ دکان،کوٹھی،کھیت کا اجارہ کسی زبوں حال مستاجر کو معاف کرنے کا حق نہیں رکھتا،البتہ اپنا حصہ ساقط کرسکتا ہے۔ایسے لوگوں سے عطیے لینے والے مستحقین کو جب علم ہو جائے کہ ہم کو عطیہ دینے والے نے باقی بھائیوں کے حصہ سے ان کی مرضی کے بغیر عطیہ دیا تھا،توان پر دیانۃً واجب ہے کہ انہیں ان کا حصہ واپس کردیں،نیز بڑا بھائی اگر سب کی جائداد کا اپنی مرضی سے سودا لگالے تو وہ بھی نافذ نہیں ہوگا،بڑے بھائی اپنی جائداد تو فروخت کرسکتے ہیں لیکن باقی بہن ،بھائیوں کی جائداد اپنی مرضی سے فروخت نہیں کرسکتے۔

شرکت الملک سے متعلق پانچ مسائل:

جن فقہانے شرکت الأملاک سے متعلق مسائل ذکرفرمائے ہیں ان میں سے ہرایک نے یقیناً اپنے عہد کی عصری صورتوں کا ایک نوع احاطہ کیا ہے اور تا حال ہر تشنہ اسی مشرب سے سیراب ہورہا ہے مگر علامہ عبدالرحمٰن الجزیری رحمہ اللہ نے ''شرکت الملک'' سے متعلق جو پانچ مسائل ذکر کئے ہیں ان کا اپنا ایک رنگ ہے۔

مسئلہ اولی:

وَيَتَعَلَّقُ بِشَرِكَةِ الْمِلْكِ مَسَائِلُ. اَلْاُوْلٰى:

اِذَااشْتَرَكَ اِثْنَانِ فِيْ مِلْكِ اَرْضٍ زَرَاعِيَّةٍ وَغَابَ اَحَدُ الشَّرِيْكَيْنِ ،فَاِنَّ لِلْاٰخَرِ اَنْ يَّزْرَعَ الْاَرْضَ كُلَّهَا اِذَاكَانَ الزَّرْعُ يَنْفَعُهَا،فَاِذَا حَضَرَ الْغَائِبُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ فَلَهٗ اَنْ يَّنْتَفِعَ بِالْاَرْضِ كُلِّهَا بِقَدْرِالْمُدَّةِ الَّتِيْ اِنْتَفَعَ فِيْهَا شَرِيْكُهٗ عَلَى الْمُفْتٰى بِهٖ ،لِاَنَّ الشَّرِيْكَ الْغَائِبَ يَرْضٰى بِمَايَنْفَعُ اَرْضَهٗ عَقْلًا وَاِنْ لَّمْ يَاذَنْ فِي الزَّرْعِ ،وَلَهُ الْحَقُّ فِيْ اَنْ يَّنْتَفِعَ كَمَا انْتَفَعَ شَرِيْكُهٗ. اَمَّااِذَا كَانَ الزَّرْعُ يَضُرُّالْاَرْضَ ،اَوْكَانَ تَرْكُهَا بِدُوْنِ زَرْعٍ اَنْفَعَ لَهَالِكَوْنِهٖ يَزِيْدُ فِيْ قُوَّتِهَا ،فَلَيْسَ لِلْحَاضِرِ اَنْ يُّزْرِعَ فِيْهَا شَيْئًااَصْلًا،فَاِذَازَرَعَهَافِي هَذِهِ الْحَالَةِ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَ الْغَاصِبِ ،فَاِذَا حَضَرَ الْغَائِبُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ وَلَمْ يُقِرَّ الزَّرْعَ بَلْ اَرَادَ قَلْعَهٗ ،فَاِنَّ لَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ. اْلاَرْضَ وَيَاخُذَ نَصِيْبَهٗ مِنْهَاوَيَقْلَعَ الزَّرْعَ الَّذِيْ بِهَا كَمَايَجِبُ ،وَمَاوَقَعَ فِيْ نَصِيْبِ الشَّرِيْكِ الَّذِيْ زَرَعَ يُتْرَكُ لَهٗ ،وَعَلَى الزَّارِعِ الْمَذْكُوْرِ اَنْ يَّدْفَعَ لِشَرِيْكِهٖ قِيْمَةَ مَا نَقَصَتْهُ الْاَرْضُ بِالزَّرْعِ فِيْ نَصِيْبِ شَرِيْكِهٖ تَعْوِيْضًا لَهٗ ،لِاَنَّهٗ غَاصِبٌ بِالنِّسْبَةِ لِذٰلِكَ النَّصِيْبِ ،هَذَااِذَاكَانَ الزَّرْعُ صَغِيْرًايَصِحُّ قَلْعُهٗ ،اَمَّااِذَااسْتَوٰى اَوْقَرُبَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَصِحُّ قَلْعُهٗ ،وَعَلَى الزَّارِعِ اَنْ يَّدْفَعَ لِشَرِيْكِهٖ قِيْمَةَ مَانَقَصَتْهُ الْاَرْضُ فِيْ نَصِيْبِهٖ تَعْوِيْضًا وَيَاخُذَزَرْعَهٗ.

دوآدمی ارض زراعیہ میں اگرملک کے اعتبار سےشریک ہوں اوران شریکوں میں سے کوئی ایک اگر غائب ہوجائے تو حاضر کومکمل کھیت کاشت کرنااس وقت جائز ہے جب کاشتکاری زمین کے لئے سودمند ہو۔پھرجب غیرموجودشریک حاضرہوجائے تومفتیٰ بہ قول کے مطابق اسے اتنی میعاد(مکمل)زمین سے استفادہ جائزہے جتناعرصہ اس کے شریک نے کاشت کی،کیونکہ شریک غائب اپنی زمین سے نفع اندوزپرعقلاً راضی ہوتاہے،اگرچہ کاشت کی اجازت نہ دے۔البتہ (واپس آنے کے بعد) کھیت سے نفع اٹھانااس کا حق ہےجیساکہ اس کےشریک نے نفع اٹھایا۔

(ایک شریک کے موجودنہ ہونے کی صورت میں مکمل) کھیت کاشت کرنااگرکھیت کے لئے مضرہویاکھیت خالی چھوڑنازیادہ مفیدہواورکھیت خالی رہنے سے اس کی طاقت افزوں ہوگی،

توپھر حاضر شریک کو کوئی بھی چیز بونا روانہیں ،اسی تناظر میں اگر کوئی چیز بوئے گا تو اس کا حکم غاصب والا ہوگا اور اس حالت میں جب غیر حاضر شریک حاضر ہوا اور وہ زراعت کے باقی رکھنے کے حق میں نہ ہو بلکہ کھیتی اکھیڑنے کا قصد رکھتا ہو (تو بجائے اس کے کہ ساری کھیتی زیروزبر کی جائے اور حاضر شریک کے حصہ کو بھی تلف کیا جائے بلکہ) کھیتی پر غیر راضی شریک کھیت تقسیم کرلے اور اپنا حصہ اس سے لے لے پھر زراعت نکال دے اور کاشتکار شریک کے حصہ میں جو کچھ آئے اسے رہنے دیا جائے۔

مذکور کاشتکار پر ضروری ہے کہ وہ اپنے شریک کو اتنی قیمت (چٹی) بھی دے ،جسقدر اس کی زمین میں فصل بونے کی وجہ سے نقص پیدا ہوا اور وہ اسکا عوض بن جائے گا۔ کیونکہ وہ بنسبت اپنے شریک کے حصہ میں کاشتکاری کے غاصب ہے (اور غاصب پر مغصوبہ اشیاء میں نقصان کا تاوان لاگو ہوتا ہے)اور یہ حکم اس وقت ہے جب کھیتی مستقیم ہو تو پھر اسے وہاں سے ختم کرنا صحیح نہیں ،کاشتکار پر یہ ضروری ہے کہ کھیت میں بجائی کی وجہ سے جو کمی پیدا ہوئی ہے اپنے شریک کے حصہ کی بقدر اسے عوض دے اور کھیتی خود لے لے۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعۃ: ۵۸/۳ ،المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت)

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری رحمہ اللہ نے ''مسئلہ اولیٰ'' کے ہمہ جہات جو پہلو بیان کئے ہیں وہ بایں نمط بھی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں:

۱۔ حاضر شریک کو غیر موجود شریک کا کھیت کاشت کرنا اس وقت جائز ہے جب زمین کے لئے یہ عمل مفید ہو۔

۲۔ غیر حاضر شریک جب حاضر ہو تو اسے اتنا عرصہ اس شریک کا کھیت کاشت کرنے کا حق ہوگا جتنا عرصہ اس کا کھیت موجود شریک نے کاشت کیا (بشرطیکہ شریکین کا کھیت میں حصہ مساوی ہو)۔

۳۔ اگر کاشتکاری زمین کے لئے مضر ہو یا کھیت کا خالی چھوڑنا مفید ہو تو پھر موجود شریک کو غائب شریک کا کھیت کاشت کرنا ناروا ہے۔

۴۔ باوجود اس کے کھیت کاشت کرنے والا شریک غاصب ٹھہرے گا۔

۵۔ غیر حاضر شریک جب واپس آیا تو اس کے کھیت میں اس کے شریک کی فصل کاشت ہو چکی تھی یا ابھی اُگی تھی ،غیر مستقیم تھی ،بہر سہ صورت کھیت لے سکتا ہے اور فصل بھی نکلوا سکتا ہے۔

۶۔ اس تناظر میں اس کے کھیت کو جو نقصان پہنچا اس کا تاوان بھی کاشتکار شریک سے لے

سکتا ہے۔

۷۔ غائب شریک کے پہنچنے کے وقت اگر کھیتی مستقیم ہو چکی تھی تو پھر فصل کاشتکار شریک کی ہوگی اور فوراً اس کے نکالنے کا امر بھی نہیں کرسکتا، بلکہ جتنا اس کے کھیت کونقصان پہنچا اس کا کاشتکار شریک ضامن ہوگا۔

مسئلہ ثانیہ:

اِذَااشْتَرَکَ اِثْنَانِ فِیْ دَارٍلِلسُّکْنَی وَغَابَ اَحَدُهُمَا فَاِنَّ لِشَرِیْکِهٖ اَنْ یَّسْتَعْمِلَ کُلَّ الدَّارِ فِیْ سُکْنِهٖ اِذَاکَانَ ذٰلِکَ الْاِسْتِعْمَالُ یَنْفَعُهَا وَلَمْ یُخَرِّبْهَا التَّرْکُ ، اَمَّااِذَا لَمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ ،فَاِنَّ لِلْحَاضِرِ اَنْ یَّسْتَعْمِلَ مَا یَخُصُّهٗ مِنْهَا فَقَطْ ،بِاَنْ یَّقْسِمَ حُجَرَهَا اَوْشققهَا وَیَسْکُنَ فِیْمَا یَخُصُّهٗ اَوْ یَسْکُنَ مُدَّةً وَیَتْرُکَهَامُدَّةً اُخْرٰی بِنِسْبَةٍ لِنَصِیْبِ الْغَائِبِ ،فَاِنَّهٗ یَنْفُذُ ، وَکُلُّ تَصَرُّفٍ یَضُرُّ بِهٖ لَایَنْفُذُ ،وَیَکُوْنُ الْحَاضِرُ غَاصِبًا بِالنِّسْبَةِ لِنَصِیْبِ الْغَائِبِ ،فَیَجِبُ عَلٰی الشَّرِیْکِ الْحَاضِرِ اَنْ یُّلَاحِظَ مَا یَنْفَعُ شَرِیْکَهٗ عَلٰی اَیِّ وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ ،ثُمَّ اِذَاسَکَنَ اَحَدُالشَّرِیْکَیْنِ فِیْ دَارٍبَیْنَهُمَا وَخَرِبَتْ بِا لسَّکَنِ کَانَ عَلٰی السَّاکِنِ تَعْمِیْرُهَا

قابل رہائش مکان میں جب دو آدمی شریک ہوں اور ان میں سے ایک غائب ہو جائے،تو حاضر شریک کا مکمل گھر کو استعمال کرنا اس شرط کے ساتھ درست ہے کہ جب مکانوں کا استعمال نفع مند ہو اور ان کو ترک کر دینا ویرانی کا باعث نہ ہو (جب رہاش نقصان دہ ہو اور خالی رکھنا اجاڑ کا موجب نہ ٹھہرے تو پھر ماسبق کے برعکس حکم ہے)''موجود آدمی گھر کو یا اس کے حصہ کو تقسیم کر کے اپنے لئے خاص کردہ حصہ میں سکونت پزیر ہو،یا کچھ ٹائم رہائش پزیر ہو اور شریک غائب کے سہم کی مقدار مکان ایک مدت کے لئے خالی چھوڑ دے کیونکہ وہ نافذ ہو جائے گا اور ہر تصرف جو اسے مضر ہو نافذ نہیں ہوتا اور شریک حاضر شریک غائب کے حصہ کی بنسبت غاصب ہوگا،لہذا موجود شریک پر واجب ہے کہ ہر وہ چیز جو اس کے شریک کے لئے کسی بھی وجہ سے نفع مند ہو اس کا لحاظ رکھے۔مشترکہ مکان میں ایک شریک کی سکونت سے مکان کو جو بھی نقصان پہنچے اس کی مرمت اس میں رہنے والے پر ہوگی۔

مشترکہ گھر،مکان اور کمرہ میں شریک حاضر کی دوسرے شریک کے غائب ہونے کی

☆البس وسطا ءلا لباس المترفین ولا لباس البائسین ولا تشہر نفسک بلباس ولکن کعامۃ الناس .☆

صورت میں سکونت کے جواز اور عدم جواز کے بارے موصوف نے جو مسئلہ بیان کیا ہے، اسکا ماحصل اور عصری معاملات سے متعلق استنباط یہ ہے۔

۱۔ شریک حاضر کا ایسے گھر میں سکونت اختیار کرنا اس وقت جائز ہے جب اس کی سکونت مکانات کے لئے نقصان دہ نہ ہو، بلکہ مفید ہو، مثلاً گھر خالی چھوڑنے اور وہاں محافظ ونگران نہ ہونے کے باعث کمروں کے بعض حصے چوری ہو جائیں گے یا قبضہ گروپ ان پر قابض ہو جائے گا، یا کمروں میں نصب سامان زیب وآرائش دیمک اور زنگ کی نذر ہو جائے گا تو پھر شریک حاضر کی وہاں سکونت ایک نوع نگرانی اور دیکھ بھال بھی ہے۔

۲۔ مندرجہ بالا خطرات اگر نہ ہوں تو پھر موجود شریک مکمل طور وہاں رہائش نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی بالکل مکان چھوڑنے کا حکم ہے بلکہ اس کے لئے دو طریقے ہیں جو بھی اسے اسان لگے وہ اختیار کر لے۔

(۱) مشترکہ مکانات میں سے جتنا حصہ اس کا بنتا ہے اس میں رہائش رکھے باقی حصہ زیر استعمال نہ لائے، بلکہ دوسرے شریک کے لئے چھوڑ دے۔

(۲) مکانات میں رہائش وقت کے اعتبار سے رکھے، جتنا عرصہ وہاں ٹھہرے پھر اتنا عرصہ مکان خالی چھوڑ دے۔

شریک حاضر کی رہائش کے باعث اگر دروازے ٹوٹ پھوٹ کے شکار ہوئے، در و دیوار داغ زدہ ہوئے، واش رومز نا قابل استعمال ہو جائیں تو ان سب اشیاء کو درست کرانا سکون پزیر شریک کے ذمہ ہوگا۔

مسئلہ ثالثہ:

اِذَاخَلَطَ اَحَدُالشَّرِيكَيْنِ مَالَهُ بِمَالِ الْاٰخَرِ بِرَضَاهُ، كَمَااِذَاكَانَ لِكُلٍّ مِّنْهُمَا صُبْرَةٌ مِنَ الْقَمْحِ فَاتَّفَقَا عَلٰى خَلْطِهَا، اَوِاخْتَلَطَ مَالُ اَحَدِهِمَا بِمَالِ الْاٰخَرِ بِدُوْنِ اِرَادَتِهِمَا، كَمَا اِذَاوَضَعَ كُلٌّ مِنْهُمَا قَمْحَهُ فِيْ مَخْزَنٍ مُلَاصِقٍ لِلْاٰخَرِ فَسَقَطَ الْحَاجِزُ فَاخْتَلَطَا، فَاِنَّهُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ لَايَصِحُّ لِكُلٍّ مِنْهُمَااَنْ يَّبِيْعَ نَصِيْبَهُ بِدُوْنِ اِذْنِ الْاٰخَرِ، وَذٰلِكَ لِاَنَّهُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ يَكُوْنُ كُلٌّ مِنْهُمَا مَالِكًالِكُلِّ حَبَّةٍ مِنْ حَبَّاتِ قَمْحَةٍ كاملةٍ فَلَايَصِحُّ اَنْ يَّبِيْعَ مَشَاعًااِلَّابَعْدَالْفَرْزِوَالْقُدْرَةِ عَلٰى تَسْلِيْمِهِ، بِخِلَافِ مَااِذَاوَرِثَ اِثْنَانِ قَمْحًا فَاِنَّ كُلًّا

☆لاتغضب فان الغضب يفسد المزاج ويغير الخلق ويسيء العشرة ويفسد المودة ويقطع الصلة.☆

مِنْهُمَا يَمْلِكُ نَصِيبَهُ فِي الْجَمِيعِ

شَائِعًا بِدُوْنِ اِذْنٍ ،اَمَّا اِذَا خَلَطَ اَحَدُهُمَا قَمْحَهُ بِقَمْحِ الْاٰخَرِ بِدُوْنِ عِلْمِهٖ ،فَاِنَّ لِلَّذِيْ خَلَطَ اَنْ يَّبِيْعَ الْجَمِيْعَ ،لِاَنَّهٗ بِالْخَلْطِ مَلَكَ نَصِيْبَ الْاٰخَرِ وَصَارَ ضَامِنًا لَهٗ بِالْمِثْلِ لِاَنَّهٗ قَدْ تَعَدّٰى

شریکین میں سے کوئی ایک اگر اپنا مال دوسرے شریک کے مال میں اس کی رضا سے ملادے مثلاً شریکین میں سے ہرایک کا گندم کا(علیحدہ علیحدہ)ڈھیر تھااور وہ دونوں اس کے ملانے پر متفق ہوجائیں۔یامال ان کے ارادہ کے بغیر مل جائے جیسا کہ دوآدمیوں نے متصل اسٹوروں میں گندم(یاکوئی اور اناج) جمع کیا،پھرا ناجوں کی درمیان جوبھی رکاوٹ تھی وہ گرگئی اور(دونوں آدمیوں کا مال آپس میں)مل گیاتواس حالت میں کسی شریک کوروانہیں کہ وہ اپنا حصہ دوسرے کے اذن کے بغیر فروخت کرے،کیونکہ ایسی صورت درپیش آنے پرشریکین میں سے ہرایک گندم کے تمام دانوں کا مالک ہوگا اوربطورمشاعاًاس کی بیع نادرست ہوگی البتہ گندم الگ کرنے کے بعداوراس کی سپردکرنے پرقدرت کے بعد۔

(ذیلی صورت،مندرجہ صورت کے)برعکس ہے کہ”دوآدمی گندم کے وارث ہوں توہرآدمی اپنے حصہ کادوسرے شریک کے اذن کے بغیرتمام دانوں کابطورشیوع مالک ہوگا،البتہ ایک آدمی اگردوسرے آدمی کی(اجازت)اورعلم کے بغیراس کی گندم اپنی گندم میں مکس کردے توگندم ملانے والامکمل گندم کامالک بن جائے گا،ساری گیہوں اسے فروخت کرناروا ہے اورجس کی گندم ملائی گئی اسے تصرف بے جاکے باعث ضمان مثلی اداکرے گا۔(الفقہ علی المذاہب الاربعۃ:۳/۵۸،المکتبۃ العصریۃ صیدابیروت) جاری............

الذنب فی القرآن

مغفرتِ ذنب کے مسئلہ کی شاندارتنقیح اورنسبت الذنوب الی الانبیاء پربہترین تحقیق

تالیف: علامہ مفتی سیدشاہ حسین گردیزی

ملنے کا پتا:...... مکتبہ مہریہ گولڑاشریف

دارالعلوم مہریہ گلشن اقبال کراچی ......مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

پبلی کیشنزاردوبازارکراچی

☆سافر احیانا لتجدد حیاتک وتطالع عوالم اخری وتشاهد معالم جدیدۃ وتبلغ اناساً اخری ففی السفر متعۃ.☆